ماہوار رسالہ

احمدی

جو انگریزی مہینے کی ۱۰ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

مقصد اصلی

اندرونی مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعتراضوں کا مفصل
و مکمل جواب دیکر صداقت پاک سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
دلائل ظاہر کرنا

جولائی سنہ فروری ۱۹۱۱ء

ایم۔ قاسم علی۔ احمدی پرنٹر و پبلشر نے

اخبار الحق دہلی

یہ مشہور و معروف اخبار قدیم پایہ تخت دہلی سے ہر جمعہ کو ۱۶ صفحوں پر بڑی آب و تاب سے شائع ہوتا ہے۔ ہندوستان۔ پرکاش۔ مسافر آگرہ۔ جینک سیال۔ ستیارتھ پرکاش۔ ستیہ ارتھ پرکاش۔ آریہ مسافر۔ آریہ اخباروں کا نوٹس لینا۔ ان کے زہریلے اثر کو ہفتہ وار دور کرنا۔ دیانندی باطل تعلیم کے طلسم کو توڑ کر صداقت اسلام کا زبردست دلائل سے ثبوت دینا۔ باہمی تنازعات سے اجتناب کرکے۔ اخوت۔ اتحاد۔ اتفاق کو مسلمانوں میں پیدا کرنا۔ گورنمنٹ برطانیہ کے احسانات کا اظہار کرکے اس کے خلاف ہر ایک غلط فہمی کو دور کرنا۔ اور رعایا میں مخلصانہ جوش وفاداری حکام کا پیدا کرنا اس اخبار کے اہم ترین مقاصد میں سے ہے باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت سالانہ نہایت ہی کم یعنی صرف دو روپے آٹھ آنے (۲۸) مع محصول ڈاک مقرر ہے۔ ہر فرد مسلمان محبان دین اسلام کا فرض ہے۔ کہ اس کی خریداری منظور فرمائیں۔ اور اس کی توسیع اشاعت میں ہمیشہ ساعی رہیں

المشتہر ایم قاسم علی اوڈیٹر و پروپرائٹر اخبار الحق دہلی نائب مہتمم خان

مختصر فہرست کتابہائے موجودہ الحق یعنی دہلی

تہذیب الاخلاق۔ اڈیشن اول سرسید مرحوم کے ۸ ہوا رسالہ کی آٹھ جلدیں مکمل نایاب مجلد عہ ۵	کی مشہور کتاب بجواب سر ولیم میور۔ مجلد عہ ۸
خطبات احمدیہ اڈیشن اول سرسید	المنیر العیران من درکات الیران مولفہ صدیق حسن خان۔ دوزخ داہل دوزخ کے حالات قرآن و احادیث سے بیان کیے ہیں نایاب مجلد عہ ۱

صفحہ ۶۵ سے ثابت ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب اس کتاب کا نمبر ۶۵

اربعین میں جو تفسیر محمد وحہ خود پر فتویٰ دیا ہے اس کو ملاحظہ کرلو اور

اہل حدیث کی دیانت پر کہہ لو

"قد سلک ثناء اللہ فی تفسیرہ) غیرہ مما سلکہ المحققون من المفسرین وخذ طریق الحرفین والمتحیلین فی الوجہ علی کل من لہ قدرۃ احراف مثل ھذہ الخرافات"

بلفظہ بقدر اعجاز الربعین صفحہ ۲۴

ترجمہ ثناء اللہ نے اپنی تفسیر میں سوائے طریقہ محققین مفسرین کے

اور راہ اختیار کی اور محرفین کی چال پر چلا پس مقدور والے پر ان

خرافات کا جلانا واجب ہے۔ بلفظہ عشرہ کاملہ عبدالحق غزنوی

تب بھی حضرات! جس تفسیر کو خوب گہری نظر سے بہو پالی محمد رشید

نے دیکھکر یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جو اس کو نہ دیکھے گا۔ اس کو ذرا بھی تمیز

دور و نزدیک کی نہ ہوگی۔ اور جو عقل و نقل سے ثابت۔ زوائد اور

فضولیات سے پاک تھی۔ وہی تفسیر اب محرفین اور غیر محققین کی چال

پر ثابت ہوگئی اور بجائے دیکھنے کے جلا ڈالنے کے قابل ثابت ہوئی

ہے۔ کیا اب بھی حدیث مرفوع علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مصداقوں کا پتا نہیں لگا

یہی تو ہیں "شر من تحت ادیم السماء" کے مصداق۔ اور سنیئے!

حافظ عبدالہادی امام مسجد اہلحدیث شہر راولپنڈی تفسیر مذکور

کی تقریظ عربی میں لکھتے ہیں۔ اور ثناء اللہ اس کا ترجمہ بھی ساتھ

ہی کر دیتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن کی وجہ سے بڑا احسان کیا۔ وہ تفسیر کیا ہے۔ اسمیں علماء کے لیئے بڑے بڑے فائدے ہیں۔ اور ہر گزیدوں کے لیئے اسرار کریمہ و انوار عظیمہ ہیں خاکسار کا فہم اس پر مطلع ہوا۔ تو اس کو ایسا ہی پایا جیسا کہ اس کا نام ہے۔ ملخصاً الکلام المبین صفحہ ۱۲۱

اس تقریظ میں امام اہلحدیث تفسیر کو دیکھکر پڑھکر مطلع ہو کر یہ لکھتا ہے کہ اس میں بڑے بڑے انوار عظیمہ ہیں۔ عالموں اور متعلموں و ہر گزیدوں کے لیئے بڑے موتی ہیں۔ اور میں نے اس پر اطلاع پائی تو اسم بامسمّٰے پایا۔ اب امام مذکور کا فتوے ملاحظہ فرمائیے۔ اور جو عذر اس تقریظ کا اسمیں کیا ہے۔ وہ "عذر گناہ بدتر از گناہ" کے مطابق ہے آپ فرماتے ہیں۔

"جب میں نے رسالہ مسمّٰے بمذہب اہلحدیث مؤلفہ ثناء اللہ کا دیکھا۔ تو مجھکو حسن ظن ہوا۔ لہذا میں نے اسکی کتابیں منگائیں اور حسب استدعاء و مطالبہ اس کے کے اس کی تفسیر کی مدح بھی لکھدی جب میں نے اس کا مطالعہ کیا۔ تو خلاف مذہب۔ اہل سنت و مخالف سلف امت و ائمہ دین کے پایا۔ بلکہ اسمیں بڑا دھوکہ

وابلہ فریبی اور مسلمانوں کے ساتھ مخادعت والحاد
ہے۔ لہذا میں تمام مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ اس کی
کتابیں خصوصاً تفسیر اس کی **تحریف** ہے۔ اور تمام اہل اسلام کے مخالف ہے ہرگز نہ
دیکھیں۔ کیونکہ وہ **متبع** ہوائے ہے۔ نہ متبع ہدے
اور تابع ملحدین و منکرین کا ہے۔ نہ تابع مہاجرین و انصار
وسلف صالحین کا نہ اس کے ساتھ مجالست و مکالمت
کریں۔ اور نہ اس کو سلام دیں جب تک توبہ نصوح
نہ کرے اللہ تعالےٰ اسلام و اہل اسلام کو ایسے
بیدینوں کے شر و فتنے سے بچائے۔ آمین!

بلفظہ اربعین صفحہ ۸

العجب! ثم العجب!! کہاں وہ شور اشوری اور کہاں یہ منہ زوری
یا تو اس تفسیر میں چھپے ہوئے موتی اور مخفی خزانے اور باریک فوائد
وحقایق و دقائق و اسرار کریمہ انوار عظیمہ تھے یا ان کی بجائے ایسے
تناسخ کے چکر میں تفسیر و مفسر کو پھنسایا۔ کہ اس میں دھوکہ۔ ابلہ فریبی
الحاد تحریف ہی نظر آیا۔ اور مفسر کو متبعین ہوی۔ و ملحدین و بیدینوں کے
قالب میں بدلایا۔ جب تعریف کی تو بدیں اقرار کہ میرا فہم اس پر
مطلع ہوا۔ تو تفسیر کو اسم بامسمےٰ پایا۔ کیا یہ جھوٹ ہی لکھا تھا۔ یا بغیر مطالعہ
کے ہی فہم عالی اس سے اطلاع پا گیا تھا۔؟ اور مطالعہ کی نوبت آج آئی

انا للہ یہ ہیں چودھویں صدی کے علماء اہلحدیث جو ننگ اسلام اور مصداق حدیث علی علیہ السلام ہیں۔ اور سنیئے!

حافظ عبد السلام ملتانی تفسیر مردودہ کی نسبت مندرجہ ذیل ہمیشل ہونے کا فتوے دیتے ہیں۔ کہ

"تفسیر القرآن ایسی کتاب ہے۔ کہ آجتک نہ ملیے ہیں اس جیسی نہیں بنی پس لوگو! اگر تم اس کی خریداری کے لیئے روپیہ نہ پاؤ۔ تو اپنی جانوں کو خرچ کردو"

بلفظہ ملخصاً الکلام المبین صفحہ ۱۲۳

اس کے خلاف اربعین میں آپ کا فتوے ملاحظہ فرمائیے جو درج ذیل ہے۔ کہ

کنت رایت بعض مواضع من ھذا التفسیر وشحشتہ فقرظت علیہ لکن لما اجلت فیہ النظر عرضتہ علی تفاسیر لاسلام وجدتہ فی الغالب مصداما ایضا فحی علی ان اعترف بخطائی واستغفر اللہ مما لبس علی قلمی من قبل وواللہ ان ھذا التفسیر لشیء فری واللہ ورسولہ امنون منہ بری" بلفظہ اربعین صہ ۲۶

یعنے میں نے بعض مقامات تفسیر مذکور کو دیکھکر اس کی تحسین کی تھی اور اس پر تقریظ لکھی تھی۔ لیکن جب بغور اس کو دیکھا اور تفاسیر اسلامی سے مقابلہ کیا۔ تو ان کے مخالف پایا۔ اس لیئے مجھے اپنی

سابقہ خطا کا اعتراف فرض ہے۔ اور میں اس تقریظ کی بابت خدا تعالےٰ سے معافی چاہتا ہوں۔ اور قسم ہے خدا کی اس تقریر انوکھی سے خدا اور رسول و مومنین علیحدہ ہیں۔

سبحان اللہ۔ یا تو وہ تفسیر بے مثل تھی جس کے لیئے شائقین کو جائیں بیکپر بھی خریدنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ اب وہی تفسیر ایسی نکلی۔ کہ خدا اور رسول و مومنین اس سے بیزار ہو گئے مگر یہ دونوں انقلاب تفسیر کے دیکھنے سے ہی ہوئے ہیں۔ پہلے بھی ملتانی ملّا نے دیکھکر ہی تعریف کی تھی۔ اور اب بھی دیکھکر ہی تردید کی ہے۔ شرم! شرم!! شرم!!!

اور سنیئے ایک دوسرے عالم مولوی عبد التواب ملتانی تفسیر مذکور کو دیکھکر کیا فرماتے ہیں۔

"میں نے تفسیر القرآن مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری دیکھی پس میں نے اس کو ایک بابرکت دفتر پایا۔ جو چمکتے موتیوں پر مشتمل ہے۔ اس کی تعریف کسی کے بیان میں نہیں آسکتی نہ اس کی خوبیوں کو کوئی کتاب گھیر سکتی ہے۔ مصنف نے اسمیں عجیب و غریب نکات بیان کئے ہیں"

بلفظہٖ الکلام المبین صفحہ ۱۲

اس کے خلاف ذیل کا فتوےٰ مندرجہ اربعین صفحہ ۴۸ ملاحظہ ہو۔ کہ جس تفسیر میں چمکتے موتی تھے۔ اب وہ کیسی ہے۔

وکفی بقول سیدنا وھادینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ لیلا علی غوایتہ وحیدہ عن سواء الصراط۔" ملخصاً بلفظہ

یعنی ثناء اللہ کی تفسیر بالرائے ہے۔ جس کے لیئے وعید شدید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اپنی رائے سے تفسیر قرآن کرتا ہے۔ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں کرلے۔ یہی حدیث دلیل ہے۔ ثنائی مرحز فات کے لیئے۔

اور سنیئے۔ مولوی محمد سعید نومسلم بنارسی جس نے بہت سے رسالے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی منقصت شان میں لکھے ہیں تفسیر مردود کی اس طرح تعریف کرتا ہے۔ کہ

"واقعی تفسیر مختصر مطلب خیز ہے قرآن سے قرآن کی تفسیر کیگئی ہے آپنے بڑی جانفشانی کی ہے۔ اللہ آپ کی محنت کو مشکور کرے۔ بلفظہ کلام المبین صفحہ ۱۲۵

اس کے خلاف انکا فتوے ملاحظہ ہو۔ جواربعین کے صفحہ ۳۳ پر ہے اور ترجمہ اس کا بالفاظ عبدالحق غزنوی حسب ذیل ہے۔

"ثناء اللہ کی تفسیر سلف کے طریقہ پر نہیں۔ بلکہ معتزلیوں کی روش پر ہے۔ اور اس کا قاعدہ محدثین کے طریقہ پر نہیں۔ بلکہ ملحدوں سے ہے

بلفظہ تشحیذ کا اشاعت صفحہ ۴

علمائے اہلحدیث کی ایمانداری کے نمونے

اسی ضمن یعنی فتوائے اربعین مشتہرہ غزنویان والکلام المبین مؤلفہ ثناء اللہ میں ہم ایک دوسرا سلسلہ نمونتاً غیر مقلدین کی ایمانداری کا شروع کرتے ہیں۔ جو گذشتہ بیانات متضادہ سے بھی دلچسپ ہے۔ حافظ عبدالمنان وزیرآبادی جو آج کل ایک فوجداری مقدمہ قابل شہر میں بوجہ اپنی شامت اعمالی یا نالائق اولاد کے گرفتار ہے۔ اربعین میں تفسیر مردودہ کی نسبت فتوے دیتا ہے۔ کہ

"میں نے تفسیر عربی ثناء اللہ امرتسری کی مواضع متعددہ سے سنی۔ اکثر تفسیر سلف صالحین وخیر القرون کے خلاف ہے۔ بلکہ اکثر موقع پر تفسیر بالرائے ہے۔ اہلحدیث کو اس تفسیر پر اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔

بلفظہ اربعین صفحہ ۱۸ مصنفہ غزنویان

یہی نابینا غیر مقلد ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے خط میں جو بنام ثناء اللہ لکھا ہے۔ اپنی ایمانداری کا ثبوت اس طرح دیتا ہے۔ کہ

"عزیزی ثناء اللہ! (اربعین میں) جس عبارت پر مجھے دستخط کروایا۔ وہ نہ میرے ہاتھ میں دی گئی نہ میرے پاس چھوڑی گئی۔ فقط قاری نے قرأت کر کے مجھ سے (گلا گھونٹ

یا گلے میں ڈال کر زبردستی جبراً (ناقل) دستخط کرالیا"

بلفظہ الکلام المبین بجواب اربعین مصنفہ ثناء اللہ (ر ط)

اس سے پہلی تردید کرکے نابینا صاحب الطاف حسین اربعین پر یہ فتوے دیتے ہیں۔ کہ "جو شخص مفتیوں کو نہ خدا کا خوف ہے۔ نہ قیامت کا ڈر" فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے اربعین غزنویہ اور اس کا جواب (الکلام المبین) مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری بغور سنا تو معلوم ہوا کہ اربعین کے بہت سے اعتراضات بالکل بیجا اور مفتوں ہیں۔ اور اربعین کے مقلدوں نے تو غضب ہی کیا ہے کہ ایک اہلحدیث مولوی ثناء اللہ

کو اہل سنت سے تو کیا اسلام سے ہی خارج کر دیا۔ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ امرتسری پکا مسلمان اور اہلحدیث ہے" بلفظہ (الکلام المبین صفحہ ۱) گویا جس تفسیر کو متعدد مواقع سے مسترد کرنا نابینا صاحب یہ فتوے دیا تھا کہ "وہ تیرہ سو برس کے خلاف اور تفسیر بالرائے ہے جس پر اہل سنت کو اعتبار نہ کرنا چاہیئے" اب اس کے خلاف اس کے متعدد مواقع سننے کا انکار کرکے دوسرا رنگ بدلا کر اربعین پر دستخط کروا لیے۔ میرے ہاتھ میں وہ تحریر دی گئی اور نہ میرے پاس چھوڑی گئی۔" بھلا کوئی اس بیہودہ بات کو مدعی یا اناعلیہ واصحابی سے پوچھے کہ تم اندھے ہو کر اس تحریر کو ہاتھ میں لیکر کیا کرتے اور اپنے پاس رکھکر کیا فائدہ اٹھاتے کیا ہم نے تمہارا انگوٹھا یا دستخط

اگر وہ قاری ایسا ہی نامعتبر تھا۔ کہ کچھ کا کچھ مضمون سنا کر دستخط کرائے تو کونسا فرض فوت ہوا جاتا تھا۔ کہ تم کو اسی وقت اس پر دستخط کرنیکی جلدی پڑی؟ اس کو کہدیتے کہ استفتا اور تفسیر چھوڑ جاؤ میں تفسیر کے ساتھ استفتا کو ملا کر دیکھ بھال کر اور تحقیق کے بعد فتوے دونگا مگر نہیں یہ سب باتیں نابینا صاحب کی محض بناوٹ سے ہیں۔ قاری آیا۔ تو اس کے لحاظ سے اس کے مطابق فتوے جڑ دیا۔ جب شاگرد رشید ہوگیا۔ تو اس کو دلاسا دیدیا۔

سبحان اللہ۔ یہی شان علماء ہے کیوں نہ ہو۔ آخر۔ شرمن تحت اویم السماء کی تصدیق یہی نہیں وجودوں سے تو ہوتی ہے دیکھئے ابھی بہت نہیں ہوئی۔ ہنوز ثناء اللہ کی خیانت اور علماء کی دیانت کا پردہ اور فاش ہوتا ہے۔ کہ یہی نابینا صاحب ایک اشتہار مطبوعہ مورخہ ۷۔ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ بعنوان "البراۃ الی اللہ من ضیع ثناء اللہ" ثناء اللہ کی خیانت اور اپنی دیانت کا حسب ذیل شائع کرتے ہیں

"برادران دین کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اربعین پر جو کچھ میں نے لکھا تھا وہ حق تھا میں اس پر اب تک قائم ہوں۔ یعنے مولوی ثناء اللہ کی تفسیر القرآن کو اکثر جگہ تفسیر بالرائے اور مخالف تفسیر سلف صالحین کے پاتا ہوں۔ اور کلام المبین پر میرے نام سے جو مضمون لکھا گیا وہ سراسر میری عبارت ہے۔ اور نہ مضمون

حاشا وکلا بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف

ہے۔ اپنی طرف سے انہوں نے جو جی میں آیا۔ بلا اجازت میری لکھدیا ہے۔ کلام المبین کے شائع ہوتے ہی میں نے اپنی برأت کا اشتہار دینا چاہا تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ دو یار میرے پاس آئے۔ اور کہا میں ان سب باتوں سے رجوع کرکے ان کی اصلاح کرونگا۔ اور وہ تیرے پرانے شاگرد پس ان کی بیت و بعل کی وجہ سے اظہار برأت میں دیر کرتے آیا ہوں۔ چونکہ اب رجوع کی امید نہیں رہی لہذا مجبوراً اظہار حق کو مقدم جان کر کلام المبین کی عبارت سے جو میرے نام سے درج ہے برأت کرکے تمام اہل سنت وجماعت کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ مولوی ثناء اللہ نے کلام المبین میں نقل عبارات میں۔ جنکو تائیداً ذکر کیا ہے۔ بہت جگہ خیانت کرکے ناظرین کو دھوکہ دیا ہے۔"

بلفظہ بقدر الحاجۃ اشتہار مذکور مطبوعہ مطبع احمدی وزیراً باد

ناظرین! ایں گل دیگر شگفت آخرکار وہی فتوائے اربعین والاثناء اللہ کے خلاف برقرار رہا۔ اور ثناء اللہ نے جو کچھ کلام المبین میں تائیداً نابینا صاحب کا خط منقولہ صفحہ ۲ و دیگر مضمون منقولہ صفحہ ۲ رسالہ ہذا اپنے فیور میں نقل کیا تھا۔ وہ سب غلط اور خیانت ثنائی ظاہر ہوا اور استاد نے شاگرد کو ناحلف ثابت کردیا۔ لیکن کیا یہ سلسلہ ختم

ہونے والا ہے؟ ہرگز نہیں! آگے سنیئے کہ شاگرد نا خلف استاد کی تکذیب کرتا اور الکلام المبین والی مبنّانی تائید دار کو صحیح قرار دیتا ہے چنانچہ اپنے رسالے "فیصلہ آرہ" میں عجیب چالاکی سے جواب دیتا ہے۔ کہ

حافظ صاحب (عبدالمنان) کے "تحفۂ العین غزنویہ" پر ہیا گرفٹ "الکلام المبین" پر بھی ہیں۔ (الکلام المبین والے) مضمون کی تحریر معہ لفافہ سفر میں مرزا صاحب کے میرے پاس موجود ہے جس کی نقل حسب فرمان حافظ صاحب مولوی عبدالقادر صاحب سے گیا اور حافظ صاحب نے اس کی صحت کا اقرار کیا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ حافظ صاحب نے کسی خاص وجہ سے خاندان غزنویہ کے فرستادہ مولوی فقیر اللہ پنجابی کے کہنے سننے سے بلکہ اسی کے بتائے ہوئے مضمون سے اشتہار دیا۔ جس کی بابت میں نے اخبار اہلحدیث ۲۰ جنوری ۱۹۱۰ء میں مجمل جواب لکھا تھا۔ اور مفصل جواب لکھنے کا مینے وعدہ کیا تھا۔ مگر حافظ صاحب نے مصنف کا تقرر تو منظور نہ کیا البتہ کئی ایک خط آپ کے آئے جنمیں جواب دینے سے مجھکو سخت منع کیا۔ اس لیے میں نے بھی خاموشی اختیار کی (اب جبکہ) میرے کئی ایک دوستوں نے مشورہ دیا۔ کہ حضرت یوسفؑ کی طرح بریت کرنی ضروری ہے اس لیئے

میں نے مناسب جانا کہ اشتہار مذکور کے متعلق اصلیت
کا اظہار بھی کر دوں۔ اتنے دنوں تک صرف حافظ صاحب کا
پاس ادب مانع رہا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشتہار مذکور آپ نے
نہیں لکھایا۔ بلکہ (بقول حکیم ابو تراب امرتسری۔ ناقل) اشتہا
مذکور امرتسر سے بنکر معہ خرچہ ایک آدمی مولوی فقیر اللہ لیکر
گیا ہے۔" بلفظہٖ ملخصًا فیصلہ آرہ صفحہ ۱۶ تا ۱۸

دیکھئے! استاد تو اُدھر کہتا ہے۔ کہ ثناء اللہ دوبار میرے پاس آیا اور
اپنے رجوع کا وعدہ کر گیا۔ اس لیئے میں نے الکلام المبین والی مندرجہ
تحریروں سے اظہار برات میں توقف کیا۔ ادھر شاگرد لکھتا ہے کہ
استاد جی نے کئی خطوں کے ذریعے مجھے اس اشتہا کا جواب
دینے سے منع کیا۔ اس لیئے میں نے بھی خاموشی اختیار کی لیکن
کیا ایک صحیح الحواس انسان بشرطیکہ وہ اہلحدیث کا ایڈیٹر نہ ہو۔ ان مختلف
اور متضاد بیانات کو صحیح تسلیم کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! یہاں
طبعًا ایک سوال پیدا ہوتا ہے جس کا جواب ثناء اللہ کے ذمے ہے
جو چاہے وہ جواب دے۔ ہمارا مدعا اس کے ہر ایک جواب سے ثابت
ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اور وہ **سوال** یہ ہے۔ کہ عبد المنان بھی اہلحدیث
ہے۔ اور تم بھی اہل حدیث ہو۔ اور بقول تمہارے عبد المنان نے تمکو
پکا مسلمان۔ اور اہلحدیث مان لیا ہے۔ ایسا ہی تم نے بھی کہیں عبد المنان
کو اہل حدیث سے خارج نہیں کیا۔ پس اس صورت میں بتاؤ کہ

تم دونوں میں جھوٹا کون ہے؟ مگر یاد رہے۔ کہ استاد کی تکذیب کروگے۔ تو قسم کھا کر باقرار صلح کرنا۔ اور اگر اپنے تئیں کاذب قرار دوگے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ کیونکہ بقول خود تم بھی متقی رہ سکتے ہو۔ اگرچہ کاذب متقی رہو۔ سوچ کر جواب دو؟

ناظرین! یہانتک تو آپ نے امرتسری کے استاد کی زبان سے امرتسری کا کاذب اور خائن ہونا معلوم کرلیا۔ اور ساتھ ہی علماء اہل حدیث کی ایمانداری کے مختلف نمونے بھی دیکھ لئے اب تھوڑی سی تکلیف اور گوارا فرماکر امرتسری کے روحانی باپ بٹالوی کی شہادت فرزند کے اور روحانی فرزند کی گواہی باپ کے حق میں بھی ملاحظہ فرمالیں۔ جس سے دو گواہ امرتسری کی خیانت پر گذر کر اس کو پورا خائن ماننے میں پھر شبہ نہ رہے۔ کیونکہ دونوں گواہ اہلحدیث ہونے کے علاوہ امرتسری کے بزرگ اور واجب التعظیم بھی ہیں۔ ایک اُستاد دوسرا استاد الاستاد۔ بہرحال اب آپ سنئے کہ اربعین نمبر ۱ میں محمد حسین بٹالوی نے ثناء اللہ پر الفاظ ذیل فتویٰ جڑا انہا

"خاکسار نے امرتسری کی تفسیر عربی جو درحقیقت تحریف القرآن بالالحاد والاعتزال والہریان والبہتان ہے۔ اُن چالیس مقامات سے جنمیں عبدالحق غزنوی نے رسالہ اربعین میں مفسر محرّف کا تعاقب کیا ہے۔ علاوہ برآں اور پانچ باترتیب اور بلاترتیب بہت سے متفرق مقامات

سے بہ نظر غائر ملاحظہ کیا۔ کسی ایک مقام میں بھی مسمّی کو مطابق اسم نہ پایا۔ اس کا مصنف اس تفسیر سراپا الحاد و تحریف میں پورا مرزائی۔ پورا چکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری ہے۔ اس کا اہل حدیث کہلانا۔ اور اپنے مطبع اور رسالہ عقائد و اخبار کا نام اہلحدیث رکھنا۔ محض ابلہ فریبی اور دھوکہ دہی ہے۔ جس سے اس کی غرض جہلائے اہل حدیث کو اپنے دام میں لانا۔ اور ان کا مال مارنا اور ٹھگے کمانا ہے حدیث کا یہ شخص در پردہ منکر ہے۔ قرآن کی تفسیر رائے سے کرتا ہے۔" بلفظہٖ ملخصًا اربعین صفحہ ۲۶

اس فتوے میں بٹالوی کا صاف بالتصریح اقرار ہے۔ کہ اربعین کے چالیس مقامات تفسیر کے ساتھ ملا کر دیکھنے سے اربعین کی تصدیق ہوتی ہے۔ اور تفسیر کی تکذیب۔ بلکہ چالیس سے بھی زائد مقامات روحانی فرزند کی نالائقیوں کے پدر بزرگوار کو نظر آئے یہ تحریر تو بانیان اربعین کے لیئے تھی۔ اب خلف رشید کے نام ابو سعید کا پیام اس کے خلاف دوسرے رنگ میں پہنچتا ہے۔ جس کو کلام المبین میں یہ شہادت تین گواہان کے شائع کیا ہے۔ چنانچہ بٹالوی کہتا ہے۔ کہ

"میں نے کلام المبین فی جواب الاربعین کو دیکھا۔ کچھ شک نہیں کہ اربعین کے اعتراضات کے جوابات مصنف نے دیدیئے ہیں۔ اور اربعین کے مصنفوں کے تعاقبات سے

مصنف (ثناء اللہ) چھوٹ گیا گواہ شد

خواجہ حبیب اللہ و حکیم محمد الدین امرتسری و مولوی اللہ دتا

سہیل ۔ بلفظہٖ کلام المبین صفحہ ۱۳۰

لیجئے۔ جو تفسیر موجب تعاقبات اربعین۔ سراپا الحاد و تحریف بٹالوی صاحب نے بنظر غائر دیکھکر قرار دی تھی۔ اور مفسر کو محرف و مرزائی لو چکڑالوی۔ نیچری ہونے کا فتوے عطا فرمایا تھا۔ اب وہ تمام تعاقبات سے بری ہو کر خاصہ غیر مقلد کا غیر مقلد ہو گیا۔ اور اربعین بہ غلطیوں کے مطابق ہی بٹالوی فتوے مرتب ہوا تھا۔ جو خود ہی کان لم یکن کا مصداق ہو گیا۔ اب بٹالوی صاحب کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔ جو اپنے روحانی فرزند امرتسری کی خیانت مندرجہ کلام المبین کا پردہ دار اور علماء اہل حدیث کی دیانت کا مزید ممنون ہے۔ بٹالوی نے ایک پارہ صفحہ کا الٹی میٹم مطبوعہ خادم پنجاب امرتسر بنام ثناء اللہ شائع کیا۔ جسمیں ناخلف روحانی فرزند کو خطاب کر کے لکھتا ہے۔ کہ

"اے عزیز (خائن و بے تمیز۔ ناقل) تم نے میری نسبت یہ چھاپ دیا ہے۔ کہ میں نے الکلام المبین کو کافی جواب اربعین تسلیم کیا ہے۔ اور اس کے الزامات سے تمہارا چھوٹ جانا مان لیا ہے جس پر مثل دروغگو بحافظہ نہ رود تو پوری صادق آتی ہے۔ کیونکہ اسمیں ایک حصہ میری تقریر کا لے لیا۔ اور باقی حصوں کو جنمیں تمہارے اہل حدیث

ہونے کی نفی نکلتی تھی چھوڑ دیا۔ اور نقل کلام میں سرقہ کیا۔ بلفظہٖ ملخصاً صـ ۶ و ۷

کہیئے ناظرین۔ اب تو فیصلہ ہو گیا۔ کہ ثناء اللہ بڑا خائن اور مفتری اور سارق ہے۔ کہ حسب منشاء خود دوسرے لوگوں کے مضامین میں تحریف کر کے اپنا الّو سیدھا کرنا چاہتا ہے۔ اب ثناء اللہ ہداہ اللہ سے ہم پوچھتے ہیں کہ باپ بیٹی میں سے جھوٹا کون ہے۔ باپ یا بیٹا؟ ہنوز یہ قصہ شیطان کی آنت سے بھی لمبا چلا جا رہا ہے ختم نہیں ہوا۔ اور پیش گوئی مندرجہ رسالہ ہذا کہ "علماء میں سے ہی فتنے نکلیں گے۔ اور انہیں میں لوٹ جائیں گے۔" یہ فتنہ غزنویہ و ثنائیہ علمائے حال میں سے ہی بذریعہ اربعین نکلا۔ اور ان ہی علماء میں بذریعہ فیصلہ آرہ لوٹ کر داخل ہو گیا۔ الا اس کی کچھ شاخیں جو پھیل گئی تھیں وہ شیاطین کے ہاتھ میں رہیں۔ جس سے بدبودار گلدستے تیار ہو کر غیر مقلدین کے آرائش محافل ہوتے رہے۔ اور آخر کار ۲۴ اپریل ۱۹۱۱ء کو قضیہ ثنائیہ دبٹالویہ گویا ایک شاخ کا فیصلہ ہو کر یہ فتنہ بھی دونوں میں لوٹ کر داخل ہونے لگا جیسا کہ معاہدہ ذیل سے ثابت ہے۔ جس کو باپ بیٹے نے سیالکوٹ میں بیٹھ کر تحریر کیا۔ ۲۹۔ اپریل ۱۹۱۱ء کی اخبار اہلحدیث میں شائع ہوا۔

"معاہدہ مصالحت" آج ۲۴۔ اپریل ۱۹۱۱ء کو مولوی ابو سعید محمد حسین و مولوی ثناء اللہ کے فیما بین جو ملال تھا

وہ رفع ہو کر فریقین نے باہم صفائے قلبی سے ایک
دوسرے سے معافی مانگ لی ہے۔ اور یہ فیصلہ قرار پایا ہے
کہ رسالہ اتباع سلف مصنفہ مولوی ثناء اللہ کا جواب منجانب
مولوی محمد حسین جو غیر شائع ہے۔ مولوی (محمد حسین) صاحب
اس کو شائع کر سکتے ہیں بشرطیکہ صفحہ اول پر یہ عبارت
لکھدی جائے کہ جو جو الفاظ درشت اور دل آزار رسالہ ہذا
میں (ثناء اللہ کی نسبت) پائے جائیں ان سب کو مصنف
(محمد حسین) نے واپس لیا ہے۔ یہ معاہدہ رسالہ جواب اتباع سلف
و اخبار اہل حدیث میں شائع کیا جاوے۔ ۲۴۔ اپریل۔ العبد
محمد حسین و ثناء اللہ۔ گواہان احمد دین و ابراہیم سیالکوٹی۔
مصدقین سلطان محمد بیرسٹر و حکیم خدا بخش۔ گواہ تصدیق
مولوی غلام محمد۔ ہوشیارپوری۔ بلفظہ ملخصاً ص ۱۰

مماثلت یہود و نصاریٰ کا ایک اور ثبوت

صلحنامہ بتا رہا ہے۔ کہ باپ بیٹے میں جو ملال تھا۔ وہ رفع ہو کر دل
صفائی کے ساتھ ایک دوسرے سے معافی ہو چکی ہے۔ مگر ہم نے
اس معاہدہ کو دیکھکر ہرگز یقین نہیں کیا۔ کہ ایسا ہو گیا ہو۔ کیونکہ حسب
پیشگوئی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم مندرجہ رسالہ احمدی نمبر اول

جبکہ یہ لوگ مثیل یہود و نصارےٰ ہیں۔ تو کیونکر ممکن ہے۔ کہ اصیل کے خلاف مثیل کا طرز عمل ہو۔ اور اصیل یہود و نصارےٰ کی باہمی عداوت و بغض قرآن شریف میں منصوص ہے۔ کما قال اللہ تبارک و تعالےٰ۔ و اغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ۔ یعنے بوجہ ان کی بداعمالی کے خدا نے یہود و نصارےٰ یا یہود ہی کے درمیان عداوت و بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا ہے۔ پس اسی طرح مثیل یہود میں بھی ہونا ضروری ہے۔ سو یہ اس قدر ظاہر ہے کہ بدیہات سے بھی بڑھ کر کہ جو عداوت آج باہمی مقلدین و غیر مقلدین کی اور پھر مقلدین کی مقلدین سے اور غیر مقلدین کی غیر مقلدین سے ہے۔ وہ مخالفین اسلام بھی پوشیدہ نہیں۔ گذشتہ اقتباسات اس کا کافی ثبوت ہیں۔ کہ ان میں کسقدر باہمی دشمنی ہے۔ مزید تائید میں ہم ایک دو اور غیر مقلد کو اہلحدیث کرتے ہیں۔ جس فاغرینا بینہم العداوۃ کا پورا جلوہ نظر آجائے۔ ذرا توجہ سے پڑھنا یوسفی مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۱۱ء کے الفاظ ذیل میں تو حافظ محمد یوسف کو سلسلہ عالیہ کے ممبر خوب جانتے ہیں جس نے اخفائے شہادت بمقابلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا تھا اور اس کا ذکر کئی تصانیف مبارکہ حضرت اقدس میں ہے۔ یہ شخص جس نفاق پارٹی میں داخل اور غزنوی جتھہ گرد سے روگرداں ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ

"آج کل جو ہماری جماعت اہل حدیث کا انتشار ہے

وہ سب کو معلوم ہے۔ کسقدر باعث شرم ہے
(شرم والوں کے لیئے نہ کہ آپکے۔ ناقل) چھوٹی چھوٹی قومیں یہانتک
کہ چھوٹے چھوٹے چمار بھی اپنی اپنی پنچایتیں رکھتے ہیں۔ مگر ہم اہلحدیث
کی کوئی پنچایت نہیں ہے۔ یہی اشتر بے مہار ہو کر امام الوقت
سے انکار کرنے کی۔ ناقل) وجہ ہے۔ کہ ہماری جماعت
میں اتفاق نہیں۔ بلفظہٖ بقدر حاجۃ صفحہ اول کالم اول
اس پر امرتسری خبیث ایڈیٹر اہل حدیث کی تصدیق چاہیے۔ تو وہ بھی اسی
کے فرشتہ اشتہا پر یہ الفاظ موجود ہے کہ
"افسوس ہے۔ خصوصاً علمائے کرام اتفاق فوائد سے بیخبر ہیں۔
خدا معلوم ان کو ہر ایک بات میں علیحدگی کا سبق کس نے پڑھایا۔
مماثلت یہود کا خود امرتسری یہودی کا ربانی اقبال سننے کے اگر آپ لائق
نہیں۔ تو وہ بھی حاضر ہے۔ سنیئے خود امرتسری اپنی ذات کو معہ اپنے ہم
مذہب علماء کے اس آیت کا جو یہود بے بہبود کے حق میں قرآن مجید
میں نازل ہوئی مصداق قرار دے کر ابو حمید بنارسی کے ایک مضمون قابل
توجہ جماعت اہل حدیث پر اظہار رائے کرتا ہے کہ۔
"یہ سب باتیں (مندرجہ مضمون) موخر ہیں۔ مقدم یہ ہے
کہ علمائے کرام باہمی متفق ہوں۔ یہاں تو یہ حال ہے کہ ایک
فریق دوسرے فریق کے ساتھ جائز کاموں میں بھی شریک
نہیں ہوتے۔ جو آیت یہودیوں کے حق میں تھی تحسبھم جمیعا

"قلوبہم شتی وہی ہمارے حقیقی ہے"

بلفظہٖ اہلحدیث مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۶

اب تو اقبالی ڈگری مماثلت یہود کی ثناء اللہ کے حقیقی کرنے کے ہم مجاز ہو گئے یا نہیں ہے اگر کچھ کسر باقی ہو۔ تو آگے چل کر وہ بھی نکال دیتے ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ کے ایک سخت دشمن کی شہادت مماثلت یہود کے متعلق پیش کرتے ہیں۔

مولوی انشاء اللہ ایڈیٹر اخبار وطن زمانہ حال کا مصنف اپنے اخبار مورخہ ۵۔ جولائی ۱۹۰۶ء کے کالم دوم صفحہ ۱ میں تفسیر القرآن کرتے ہوئے۔ لکھتا ہے۔ کہ

"بدنصیبی سے جو حال یہود کا آج سے تیرہ سو سال قبل تھا تقریباً وہی آج مسلمانوں کا ہے۔ عوام کالانعام کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ خود مقتدر و مقتدائے قوم طبقہ مسلمانوں کا بھی فقہ اور فروعی تنازعات پر مٹا ہوا ہے۔ اکثر ہمارے علماء کی سعی و ہمت جد ہر زیادہ ہونی چاہئے کم ہے اور جد ہر کم ہونی چاہیئے زیادہ ہے۔ کورانہ تقلید عام ہو گئی ہے۔ اور ہر ایک بلکہ علماء کا طبقہ بھی یہی کہتا سنائی دیتا ہے کہ جو کچھ اسلاف لکھ گئے وہ ہمارے لیئے بس ہے۔ شریعت ختم ہے۔ آراء سلف پر یہی عذر یہود کا تھا جب ان کا زمانہ آیا گیا۔ تو پھر ہم مسلمانوں کا کیونکر بیڑا ہو سکتا ہے۔

پس انہی وجوہات پر ہم اس مصالحت ثنائی وبٹالوی کے قائل نہ ہوتے تھے۔ کیونکہ مثیل یہود کا باہمی صفائی قلب سے ملجانا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تکذیب کرتا ہے۔ جو ناممکن ہے۔ سو الحمد للہ کہ ہمارا خیال صحیح نکلا۔ اور اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۰ جون ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۳ پر ہم نے حسب ذیل خبر پڑھ لی کہ باپ بیٹا دونوں سنے ہوئے بسکمست و پیماں نیز ہم پر عمل کر کے صداقت حدیث مماثلت بہ یہود والی کی ذراع بذراع دکھا دی چنانچہ امرتسری کذاب لکھتا ہے۔ کہ

"اب ذرا ہمیں ایک واقعہ قابل افسوس ظاہر کر کے اعیان اہلحدیث کی توجہ چاہتا ہوں۔ سیالکوٹ میں بموجودگی حافظ عبدالمنان وزیر آبادی و مولوی ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ وغیرہ مجمع میں اور مولوی محمد حسین میں مصالحت ہو کر اقرار نامہ ہوا۔ (جسمیں) یہ بھی تھا کہ اس رسالہ نصیحت نامہ میں جو الفاظ سخت ہیں مصنف نے ان کو واپس لیا ہے۔ یہ بھی تھا۔ کہ رسالہ جب شائع ہو۔ تو یہ اقرار نامہ اس کے ساتھ لگایا جاوے۔ بزرگان قوم اہلحدیث کسقدر افسوس کے ساتھ سنینگے۔ کہ رسالہ مذکور شایع ہو گیا۔ مگر اقرار نامہ اس کے ساتھ نہ لگایا۔ بزرگان قوم حدیث ذیل کے معنی ہی آپ بتلا سکتے ہیں۔ جس کے الفاظ طیبہ یہ ہیں

"اذا وعد اخلف" (یعنے منافق کی علامت ہے وعدہ کر کے وفا نہ

العظمت للہ کیسی عبرتناک حالت ہے ان علمائے حال کی پھر ان پر ان کے یہ دعوے کہ ہم ناجی ہیں ہم اہل حدیث ہیں۔ ہم تابع رسول ہیں۔ ہم مصلح قوم ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ اگر یہی مسلمانی ہے۔ اور یہی نجات و اصلاح کے طریقے ہیں۔ تو خدا دشمنوں کو بھی اس سے بچاوے باپ بیٹے کا معاہدہ شرعی ہوتا ہے۔ مگر ایک مہینہ بھی قائم نہیں رہتا کہ جانبین سے الٹی میٹم ہو کر جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ باپ بیٹے کو کہتا ہے۔ کہ یہ وعدہ خلافی کرتا ہے۔ اس لیئے **منافق** ہے اہل حدیث ۲۹۔ اپریل ۱۱ء صفحہ ۹ اور ناخلف بیوفا شوخ لڑکا اپنے بوڑھے روحانی باپ سے بیوفائی کر کے گستاخی اور بے ادبی سے اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۲۰ صفحہ ۱۶۶ تمام تعلقات پدری بزرگی و استادی و لائی کو بالائے طاق رکھکر مظلوم عاجز و درد رسیدہ پدر بزرگوار کو منافق لکھتا ہے" اہلحدیث ۱۰ جون ۱۱ء صفحہ ۱۳ مزا لطف یہ کہ دونوں اہل حدیث ہیں۔ ثنار اللہ سے ایک اور محسن اور استاد مولوی احمد اللہ امرتسری غیر مقلد اول نور العین میں بیان خاطر غزنویان ثنائی لغویات پر حسب ذیل فتوے دیتے ہیں۔ کہ

"ثنار اللہ کی دونوں تفسیریں عربی و اردو اور ترک اسلام اور اس کا مناظرہ اور آیات متشابہات کا دیکھنا۔ اور پاس رکھنا ناجائز ہے۔ بلکہ جو شخص ان کتابوں کے رد پر قادر نہ ہو۔ وہ ان کو ۳۲ پانی سے جلا دیوے نابود کر دیوے۔ بلفظہٖ اربعین صفحہ

اس کے خلاف جب ثناء اللہ سے ملتے ہیں۔ تو اپنی مسجد میں امام جمعہ بنا کر اس کی اقتدا کرتے ہیں۔ اور بعد نماز بالفاظِ ثناء اللہ یہ فرماتے ہیں۔ کہ

"ہم تو مولوی ثناء اللہ کو اپنے سے خارج جانتے تھے۔ مگر علمائے آرہ نے جو علم و فضل دیانت و تقویٰ میں ہم سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ثناء اللہ کی چودہ غلطیاں ہیں۔ مگر ان کی وجہ سے وہ خارج (از اہلحدیث) نہیں اس لئے ہم بھی منظور کرتے ہیں" بلفظہٖ اہلحدیث مورخہ ۸۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

اس پر غزنوی جرگہ نے برافروختہ ہو کر ۲۹۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کے اشتہار میں ابو عبید احمد اللہ صاحب مذکور کے حق میں یہ شائع کیا۔ کہ

"افسوس مولوی احمد اللہ نا اہل مشیرون اور جاہل ہمنشینوں کی تلقین سے کیسی غلط کاریاں کرتے رہتے ہیں۔ کہ جس سے آخر کو انہیں ناحق خجالت و ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنداں کرتے چند روز سے اشتہاروں کی پچکاریں اڑنی بند ہو گئی تھیں۔ مگر احمد اللہ کی بدولت پھر شروع ہو گئیں"

(یعنی علماء کی بدولت ایک فتنہ نکلا تھا۔ جو چند روز رہ کر پھر انہیں ہی غائب ہو گیا۔ احمد اللہ عالم کی بدولت پھر دوسرا فتنہ شروع ہوا۔ جو آخر وہ بھی لوٹ کر انہیں میں گھس گیا۔ ناقل)

پیارے ناظرین اس غیر منتہی قصہ کو بھی ہم زیادہ لکھنا نہیں چاہتے

جس قدر علمائے اہل حدیث کی دورنگی ہم نے دکھلادی ہے۔ وہ سلیم الفطرت انسان کو اس نتیجہ پر پہنچنے کے لیئے کافی ہے کہ لایب علماء ہم شرمن تحت ادیم السماء کے مصداق آج کل کے علماء عموماً اور علماء غیر مقلد خصوصاً ہیں۔ اور جو عالم اور مولوی کہلا کر جو ٹے فتوے دیتے اور ہر ایک کی پاسداری کرتے اور دونوں جانب ڈانگیں لگاتے ہیں۔ کیا وہ راستبازوں کی جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں؟ آپ نے خوب دیکھ لیا کہ کس کس طرح ان علمائے حال نے اقرار اور انکار شائع کئے ہیں نہ خدا کے لیئے حق اللہ نہ خدا کے لیئے حق العباد نفسانیت اور ذرہ بندی سے دوستی اور دشمنی ہے۔ غرض کی تواضع غرض کی پذیرائی حیف ہے اس ہمہ دعویت پر اور لفتے ہے۔ ایسے لوگوں پر کہ جو انسانی پاسداری کے حق گوئی سے رک جاویں اور صاف صاف دونوں جانب ہاتھ ملائے رہیں۔ ہم امرتسری اخبار الناس سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہی وہ نیر اہل حدیث علماء ہیں۔ جو ہمارا علیہ واصحابی کے مدعی اور حزب کو ٹھیکرا ہیں شرم اور غیرت ہے۔ تو ذرا جواب تو دے۔ کہ کیں علماء کی تعریف تو نے حسب ذیل کی ہے۔ کہ

"خاندان غزنویہ کی میرٹی بدنامی کے لیئے ارجعی شائع کر دیا۔ جس میں جو کچھ ہی کہا دل کا بخار نکالا۔ نہ تو وہی بلکہ دیگر علمائے کرام سے بھی کسی کو دھوکہ دے کر کسی پر دباؤ ڈال کر فتوے حاصل کیا گیا۔ صفحہ ۶۰

"خاندان غزنویہ کی طرف سے مفتیان فتوائے کفر و ضلالت
"کا لیبل کی جاتی تھی۔ کہ ثناء اللہ اور اس کے کسی متعلق کو اس کی
خبر نہ ہونی چاہیئے۔ جس کی تعمیل ہمارے مفتیوں نے پوری
پوری کی اور کسی کے دل میں اس ظلم کا خیال نہ آیا" صفحہ ۹
"جو یہ معلوم کرکے کہ یہ فتویٰ تو ہمارے اپنے آدمی پر
پہنچتا ہے۔ ٹوٹے پر سو اور تحقیقات بھی کر دیتے ہیں"
صفحہ ۱۰ "جنہوں نے اپنی تمام عمر ۵۰ سال میں (اہلحدیث
بن کر صرف ناقل) بدگمانی کا سبق حفظ کیا ہو۔ کہ جہاں تک
ہو سکے کسی مشہور آدمی کو بدنام کرکے کار برآری کریں"
(جنہوں نے اپنے بھائی اہل حدیث) محمد حسین بٹالوی
کو خیری بنایا ہو۔ مولوی غلام علی امرتسری کو ملحد کہا ہو۔ پھر
احمد اللہ امرتسری پر ہاتھ صاف کیا ہو۔ صفحہ ۱۰۴۔ جو بزعم تمہارے
ایک غلط فتوے لکھ کر یہ فرمائیں کہ "یہ تحریر تو بیٹے مصلحتاً
لکھی تھی کہ ثناء اللہ کو دکھا کر دھمکا دینا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ بندوق
بھر کر ایک احمق کے کاندھے پر دھمکا نیکو رکھی تھی جو (غزنوی)

احمق کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ جو رسالہ پر رائے دینے
کا وعدہ کر کے ایفا نہ کریں۔ اور اپنے پہلے دستخطوں اور برادری
کی بچ سے چپ رہیں۔ صفحہ ۱۳۴۔ جن علما کا بقول تمہارے
یہ حال ہو۔ کہ "فتوے بازی میں جلدی کریں۔ اور لحاظ ملاحظہ
کو مدار فتوے جانتے ہوں۔ جو غزنوی کے خط لکھنے پر معمولی
لغزش پر الحاد و بے دینی کا فتوے دیتے ہوں صفحہ ۱۴۲
"جو گروہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کا ایک مجسم غضب ہو اور اسکے
پاس کفر کے انبار بھرے پڑے ہوں۔ اور جوش (نفسانیت
سے) ایک ہم مذہب کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتے
ہوں۔ صفحہ ۱۶۷ وغیرہ الکلام المبین بجواب اربعین
یہی علمائے ربانی ستون دین اور وارث ختم المرسلین ہیں؟ ثناء اللہ
سوچکر جواب دے؟ اور اپنی دوسری کرتوت ذیل کو بھی دیکھکر
شرماوے۔ جو انتقامی جوش میں بقول اپنے مذہبی بھائی کے عبدالجبار
غزنوی پر فتوے لاثانی جاری کر کے شائع کیا ہے۔

ناظرین! ثناء اللہ نے بامداد حافظ محمد یوسف غیر مقلد کے اربعین
والا بدلہ غزنوی جماعت پر انہیں اربعین والے مولویوں کی قلم سے
فتوے کفر و اعتزال و الحاد لکھوا کر لیا جو بنام فتوے لاثانی بر عدم ظلم
ربانی عبدالجبار غزنوی کے خلاف مطبع اردو پنچ امرتسر میں ماہ نومبر سنہ ۱۹۰۶
منجانب محمد یوسف پیشتر طبع کرا کے شائع کیا۔ اس فتوی کی بنا بقول

مشتہر یہ ہے کہ۔

"مولوی عبد الجبار غزنوی کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند اگر مطیعوں کو جنت میں اور عاصیوں کو جہنم میں داخل کرے تو ظالم ہے چونکہ یہ اعتقادی مسئلہ خدا کی صفات کے متعلق تھا اس لئے علماء سے اُس کے متعلق بذریعہ اخبار اہلِ حدیث ۱۷ اگست ۱۹۰۶ء دریافت کیا مولوی عبد الجبار نے علماء کو جواب دینے سے روکا مگر دیانتدار علماء نہ رُکے اور جواب دیئے جو ناظرین کی خدمت میں پیش ہیں ؛ فتویٰ لاثانی صفحہ ۹

یہ وہی دیانتدار علماء ہیں جنکی تعریف ثناء اللہ نے یہ کی ہے کہ فتوے بازی میں جلدی کرتے اور لحاظ ملاحظہ کو مدار فتویٰ جانتے ہیں۔ کلام المبین صفحہ ۱۴۲۔ اور عبد الحق غیر مقلد شاگرد غزنویان نے جن کی شان میں فرمایا ہے کہ فتوے لاثانی کے مفتیوں پر سخت افسوس ہے جنھوں نے بلا تحقیق و تفتیش اس (عقیدہ جباری) کو خلاف اہلِ سنت والجماعت لکھا ہے خدا نخواستہ ان بزرگانِ قوم کا اگر یہی حال رہا تو مذہب اہلِ سنت واہلِ حدیث کا ہند میں خاتمہ ہی سمجھو۔ رسالہ تنزیہ رب الارباب صفحہ ۴۵۔ انھیں دیانتدار علماء نے فتوی لاثانی میں عبد الجبار غزنوی کو ملحد وغیرہ خطاب بخشے ہیں اللّٰھمّ زد فزد۔ اور سب سے

اول نمبر پر ثناء اللہ نے عبد الجبار پر جسب ذیل فتوی دیا ہے کہ۔

اوست سلطان ہر چہ خواہد کند عالمی را در دمی ویران کند

لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اُسکی شان ہے

اِن وجوہ سے مولوی (عبد الجبار) صاحب مذکور کا

قول غلط ہے انکو اس سے رجوع کرنا چاہیئے ملفظہ

فتوی لاثانی صفحہ ۳

اُس کے جواب میں غزنویوں کی طرف سے تنزیہ رب الارباب تام

ایک رسالہ مطبع انوار الاسلام امرتسر میں طبع ہوکر شایع ہوا جسمیں

ثناء اللہ کے رسالہ ترکید اسلام سے ایسا ہی ثنائی عقیدہ نکال

کر اپنا بدلہ لیا اور فتوی لاثانی کے لفظوں سے بڑھکر معتزلی

وسفلہ و خارجی۔ گندہ۔ مرتد۔ کافر وغیرہ کے ٹائٹل ثناء اللہ

کو بخشے ہیں۔ اب ذرا ثنائی اور جباری عقائد کو ملاحظہ کر لیجئے

جن پر فتوی بازیاں ہوئی ہیں دونوں کے قول بالمقابل لکھدیئے

ہیں ؎

جباری قول	ثنائی قول
اگر اللہ عزّ وجل انبیا وصیدیقین	ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سخت دل سے سخت
کو دوزخ مین رکھے اور ابلیس	دل آقا جو بڑا کنجوس اور نامہربان ہو۔ وہ
وشیاطین کو بہشت دیوے	بھی اپنے نوکر سے جس کا اخلاص اس کو
تو یہ اللہ عزّ وجل کی عدالت	کامل طرح معلوم ہو۔ تو یہ عاجزی پر

وحکمت کا خلاف اور مستلزم ظلم کا ہے۔ جس سے رب العزت پاک اور منزہ ہے۔"

بلفظہٖ فتوے لاثانی زیر عنوان عبدالجبار کی کذب بیانی صفحہ ۳۱

خطا معاف کر دیتا ہے لیکن خداوند تعالیٰ اسمہ جو بندے کے اخلاص سے پورا آگاہ ہے۔ وہ نہ بخشے تو سچ سمجھو کہ ہمارے منہ بقالوں سے بڑھ کر کنجوس اور سخت دل ہوگا۔ مختصر یہ کہ خداوند تعالیٰ جو بڑا منصف اور عادل ہے مخلص کی توبہ فوراً قبول کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرے تو منصف اور عادل نہیں۔"

ملخصاً ترک اسلام صفحہ ۳۱ مطبوعہ بار دوم ۱۹۰۴ء اپریل

ان ہر دو بیانات میں قابل غور جنہیں فقرے لگایا گیا ہے۔ وہ فقرے ہیں عبدالجبار کہتا ہے۔ کہ کفار کو جنت میں اور انبیاءؑ کو معاذ اللہ دوزخ میں رکھنے سے خدا تعالیٰ کی عدالت و حکمت پر الزام ہے۔ اور یہ مستلزم ظلم کا ہے۔ اور ثانی فقرہ یہ ہے کہ اگر خداوند تعالیٰ مخلص کی توبہ قبول نہ کرے۔ تو منصف و عادل نہیں۔" جہاری عقیدہ سے اگر رجوع لازم ہے۔ اس لئے۔ کہ اوست سلطان ہر چہ خواہد آن کند۔ تو ثانی قول بھی اسی بنا پر رجوع لازم ہے۔ کیونکہ الیس اللہ بعزیز ذی انتقام و ہم مسلمون اس کی شان ہے۔ جہاری عقیدہ میں مستلزم ظلم کا اقرار ہے تو ثانی میں بھی خدائی اوصاف عدل سے صراحتاً انکار ہے پس فتویٰ لاثانی

دونوں کے حق میں یکساں برقرار رہے۔ ورنہ خدا اللہ بتا دے۔ کہ جو منصف و عادل نہیں وہ ظالم کہلائیگا۔ یا کچھ اور۔ ہاں سب بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن پر عمل کرے۔ تو دوسری بات ہے۔ اس قضیہ کو بھی ہم چھوڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرا فتنہ جو مثیل یہود و نصاریٰ کے درمیان اٹھا تھا۔ مختصر سناتے ہیں۔

بنام بہاؤ عبداللہ ساکن دہلی پہاڑ حبش خان غیر مقلد کے ۲۶ جولائی ۱۹۰۹ء کو ایک اشتہار علمائے غیر مقلدین کی طرف سے بر خلاف حنفیوں کے طبع ہو کر شائع ہوا جسمیں اٹھارہ سوالات نامعقول بالفاظ ذیل پیش کر کے علماء حنفیہ سے جواب طلب کئے گئے تھے۔ کہ

"بخدا میں حلف سے کہتا ہوں۔ کہ اہل حدیث کی برائی سنتے سنتے تنگ آگیا ہوں۔ تب ناچار ہو کر فقہ کی کتابوں میں سے چند قطرے نکال کر لیئے اپنی یادداشت بک کے شیشہ میں بھر لئے ہیں۔ اور اسمیں سے بالفعل ۸ قطرے تفریح کے طور پر ہدیۂ ناظرین ہیں۔ اور فقیہ صاحبان سے عرض ہے کہ چونکہ آپ اس کام کے ماہر ہیں۔ اور قرآن و حدیث کے عطر فروش سو براہ مہربانی مجھکو بھی تو بتا دیجئے۔ کہ یہ قرآن و حدیث کے کون کون سے پھول کا عطر ہے۔ اور اس کو ملاحظہ فرما کر مجھپر کسی قسم کی ناراضگی نہ فرمایئے گا۔ کیونکہ یہ جو کچھ ہے۔ آپ ہی کا خانہ ساز عطر ہے۔ میں تو صرف آپ کے عطردان سے

نکال کر آپ کے لباس اور چہروں پر مل دینے والا ہوں"
بلفظہٖ عن موضع الحاجۃ (اور وہ مسائل یہ ہیں۔ ناقل)

۱۔ حنفیہ کے نزدیک سؤر کے بال سے نفع اٹھانا درست ہے۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۳۹

۲۔ امام ابو یوسف کے نزدیک سور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ منیۃ المصلی صفحہ ۳۵

۳۔ حنفیہ کے نزدیک ماہین سے جماع کرنے سے حد زنا نہیں آتی۔ ہدایہ صفحہ ۴۹۱

۴۔ حنفیہ کے نزدیک مشت زنی سے تسکین شہوت کرنا گناہ نہیں۔ قاضیخان جلد اول صفحہ ۱۰۰

۶۔ قرآن شریف شفا کے لئے پیشانی پر خون اور پیشاب سے لکھنا جائز ہے۔ قاضیخان جلد ۴ صفحہ ۳۶۵

۷۔ حنفیہ کے نزدیک شراب جو اناج سے بنائی جائے حلال ہے۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۴۸۰

۱۰۔ حنفیہ کے نزدیک عورت صغیرہ یا مردہ یا چارپایہ سے صحبت کرے اور انزال نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ درمختار صفحہ ۲۵۲ شامی صفحہ ۲۵۳

۱۱۔ حنفیہ کے نزدیک خرچی رنڈی کی حلال ہے۔ چلپی صفحہ ۳۸۶ شامی صفحہ ۲۰

۱۲۔ حنفیہ کے نزدیک کتے کی کھال کا ڈول اور جانماز درست ہے۔ درمختار صفحہ ۱۶

۱۳۔ حنفیہ کے نزدیک رطوبت شرمگاہ عورت کی پاک ہے۔ ایضاً

۱۶۔ حنفیہ کے نزدیک اگر عورت کا خاوند ایک برس کی مسافت پر رہتا ہو۔ اور اس کی عورت حیض سے پاک ہو۔ تو یہ بچہ اس خاوند ہی کا ہے۔" نہایۃ الاوطار جلد ۶ صفحہ ۲۴۔

۱۷۔ حنفیہ کے نزدیک اگر کوئی اپنے ذکر پر کپڑا لپیٹ کر روزے کی حالت میں عورت سے جماع کرے۔ اگر کپڑا سمجھتا ہے۔ تو روزے کی نہ قضا لازم ہے۔ نہ غسل۔

فتاوے برہمنیہ صفحہ ۱۸

۱۸۔ حنفیہ کے نزدیک کوئی شخص کسی عورت پر دعوے کرے۔ کہ یہ میری جورو ہے۔ اور جھوٹے گواہ پیش کر کے مقدمہ جیت لے۔ تو وہ عورت حلال ہے۔ خدا کے نزدیک بھی کچھ مواخذہ نہیں"۔ ہدایہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ "بلفظہ اشتہار مذکور کالم ۲

ناظرین! آپ نے یہ عطر مجموعہ تو جس کو غیر مقلد عطر فروش نے پیش کیا ہے۔ ملاحظہ فرمالیا۔ اب ذرا مقلد عطار کی دوکان سے بھی چند معجون جو غیر مقلدین کی صحت دماغی کے لیئے تیار ہوئے ہیں۔ دیکھ لیجئے۔ اور یہ بھی عرض کر دیتا ہوں۔ کہ دوبارہ ایک دوسرے گلاب گندھی بھاکن دانا پور جھوٹے حنفی سچے غیر مقلد نے اس سڑے ہوئے متعفن مردود مجموعہ عطر کو امرتسری غیر مقلد کی دوکان میں رکھکر ۶۔ اپریل ۱۹ کے اخبار اہل حدیث کے ذریعہ دور تک انسانی دماغوں کو پریشان کیا ہے۔ جس کا علاج امرتسر کے مقلدین نے فوری کر دیا ہے